ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

21 July 2016

ریاکاری

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ ،راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔

(ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سدا میں اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

www.dawateislami.net

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کا وبال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 پر مُشتمل کتاب **"رِیاکاری"** کے صفحہ 16 پر ہے۔ ایک شَخص نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی: کل بروزِ قِیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟ اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددِیانتی نہ کرنا۔ عرض کی: بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددِیانتی کیسے کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اِس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو، جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے دِیا ہو لیکن تمہارا مقصود غیرُاللہ کی رِضا کا حصول ہو، لہٰذا رِیاکاری سے بچتے رہو کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک ہے اور قِیامت کے دن رِیاکار کو لوگوں کے سامنے چار (4) ناموں سے پکارا جائے گا یعنی اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافِر! اے خَسارہ پانے والے! تیرا عمل خَراب ہوا اور تیرا اَجْر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اُس کے پاس جاکر تلاش کر، جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنیہ... الخ، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر... الخ، ۱/ ۸۵)

www.dawateislami.net

تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی
تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت وشرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بدقسمتی سے اوّل تو نَفْس وشیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نَفْس وشیطان ہماری عِبادت کو مَقْبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگادیتے ہیں اور ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروانے کی کوشش کرتے ہیں جو اِسے ضائع کردے یا پھر عِبادَت کے بعد ہمارے دل میں نام ونُمُود (یعنی شہرت) کی خواہش گھر کرلیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خُود بِلاضَرورتِ شَرعی اپنی نیکیوں کا اِظْہار کرکے "اپنے مُنہ میاں مِٹّھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نَفْس وشیطان کے پھیلائے ہوئے رِیاکاری کے جال میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارَک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ رِیاکار جو کہ دو(2) ماہ کے نفل روزے رکھتا ہے اپنی رِیاکاری (اگر اس کی ریاکاری کی نیت ہو) کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے، میں ہر سال تین(3) ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ) کوئی کہتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ ایّامِ بِیض (یعنی چاند کی 13,14,15 تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اِعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دَلائلُ الْخَیرات شریف کا وِرْد کررہا ہوں۔ اتنی تِلاوَت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خوامخواہ اپنے

www.dawateislami.net

نوافل، تہجُّد، نفل روزوں اور عبادتوں کا نادان لوگ خُوب چرچا کرتے ہیں۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟ یہ تمام اس صورت میں جب کہ اس کی ریاکاری کی نیّت ہو۔ (افادات: امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کے شہزادے مُفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ عاجزی کرتے اور ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نَفسِ بدکار نے دل پہ یہ قِیامت توڑی عملِ نیک کِیا بھی تو چھپانے نہ دِیا

(سامانِ بخشش، ص ٦١)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکار خالی ہاتھ رہ جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نیک اعمال رَبِّ ذُوالْجَلَال عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور آخرت کو بہتر بنانے کے لئے ہی کرنے چاہئیں، مگر یاد رکھئے کہ جو بدنصیب لوگ رِیاکاری کے ساتھ نیک اعمال کرتے ہیں، ان کے وہ نیک اعمال رَبِّ ذُوالْجَلَال عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور اُن کی آخرت کو بہتر بنانے میں کوئی کردار ادا نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو ان کے کئے کا بدلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا ہی میں عطا فرما دیتا ہے جیسا کہ پارہ 12، سورۂ ھُود کی آیت نمبر 15 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ ۱۲، ھود: ۱۵)

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو، ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُمَا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دِیا جاتا ہے اور ان پر ذرَّہ بھر ظلم نہیں کِیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری ج ٧ ص ١٣)

www.dawateislami.net

ایک اور آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اُس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت (مثال) ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اُس پر مٹّی ہے، اب اُس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نِرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے۔

صَدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی خزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جس طرح مُنافِق کو رِضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال رِیاکاری کے لئے خرچ کرکے ضائع کر دیتا ہے، اس طرح تم اِحسان جتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صدقات کا اَجر ضائع نہ کرو۔ یہ (مثال جو آیتِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے) مُنافِق رِیاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دُور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے یہی حال مُنافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قِیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رِضائے الٰہی کے لئے نہ تھے۔ (خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۴)

آیئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں:

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص105)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیاوی احتیاط اُخروی پچھتاوے سے بہتر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور کیجئے کہ قیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اَعْمال کی فکر ہو گی ایسے میں اگر کسی کا نامۂ اعمال پیش کیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اَعْمال فقط **ریا کاری** کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں تو سوچئے کہ اُس مشکل گھڑی میں اُس شخص کی کیفیَّت کیا ہو گی؟ اور اُسے کتنا اَفْسوس ہو گا کہ زِنْدگی بھر جن اَعْمال کو وہ اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھتا رہا، قیامت کے دن جب سخت ضرورت پڑی تو ان اعمال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عُمُر یہی سوچتا رہا کہ میرے پاس نیکیوں کا خزانہ ہے اور بروزِ قیامت حَسرت وافسوس کی تصویر بنا کھڑا ہو گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے حال پر غور کر کے رِیاکاری جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چُھڑا لیں۔ ہر عمل کا اچھی طرح جائزہ لینا چاہئے کہ اُس سے مقصود رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہے یا مال وزَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ بد قسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخْلاص رُخصت ہوتا جا رہا ہے، ہر اسلامی بھائی اپنے دل سے یہ سُوال کرے کہ لوگوں کے سامنے جب میں نیک اَعْمال بڑی خُوش اُسْلُوبی اور اچھے اَنداز سے کرتا ہوں تو تنہائی میں مجھے کیا ہو جاتا ہے، اکیلے میں جلد بازی سے کیوں کام لیتا ہوں، تنہائی میں عبادت کا خُشُوع و خُضُوع کیوں بر قرار نہیں رہتا، کہیں اِس کی وجہ رِیاکاری تو نہیں؟ لہٰذا آج ہی اپنے اعمال کا مُحَاسَبہ کرتے ہوئے اپنی اِصْلاح کی کوشش کیجئے! ورنہ کل بروزِ قیامت سِوائے اَفسوس وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر اپنا مُحَاسَبہ کرنے کا ذِہْن نہیں بنتا یا اِس بات کی وَجہ سے پریشان ہیں کہ میں اپنے اعمال کا مُحَاسَبہ کس طرح کروں؟ مجھے تو صحیح طور پر مُحَاسَبہ کرنا ہی نہیں آتا تو گھبرائیے مت! صِرْف ایسے اَفراد کی صُحْبت اِخْتیار کر لیجئے جو اپنے اَعْمال کا مُحَاسَبہ

www.dawateislami.net

کرنا جانتے ہوں، ایسے ماحول کو اپنا لیجئے جہاں مُحاسَبہ کرنے کا مدنی ذِہن دِیا جاتا ہو۔ یاد رکھئیے! کہ اِصلاح و تربیَت کے مُعامَلے میں صحبت و ماحول کا بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اچھی صُحبت اور پاکیزہ ماحول پانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت سے نہ صرف سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول میسر آتا ہے بلکہ عاشقانِ رسول کی صحبت بھی حاصل ہو جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مَدَنی اِنْعامات پر عمل کی ترغیب دلا کر روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے نفس و اَعْمال کا محاسبہ) کرنے کا ذہن بھی دِیا جاتا ہے، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل ہوتی ہے، اچھی صُحبت اور نہ جانے کیا کیا برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

اچّھی صُحبت ملے، خُوب بَرَکت ملے — چل پڑو، چل پڑیں، قافِلے میں چلو

کُفر کی کالکیں، دُور ہوں ظُلمتیں — آؤ کوشِش کریں، قافِلے میں چلو

بے شک اَعمالِ بد، اور اَفعالِ بد — کی چُھٹیں عادتیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۷۱۔ ۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری ایک ایسی تباہ کُن بیماری ہے جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح مُتأثر کرتی ہے یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شرفِ قَبولیَّت حاصل نہیں کر پاتا۔ آیئے! احادیثِ طَیِّبہ کی روشنی میں اَعْمال کو برباد کرنے میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

رِیا کی مَذمّت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے

1. تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حُصُولِ) دُنیا کیلئے حُسن و جمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ (جامع

www.dawateislami.net

الاحادیث للسیوطی، حدیث:۱۱۶۹، ۱/۱۸۳)

2. شَہَنشاہِ دو جہان، مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ** "یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کردی ہے۔(یعنی رِیاکار مسلمان ابتِداءً جنّت میں داخِل نہ ہوگا۔)(جَمْعُ الْجَوامِعِ لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

3. سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جنّت کی خُوشبو پانچ سو(500) برس کی مُسافت (یعنی دُوری) سے سُونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پاسکے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، حرف الراء الریاء، ۳/۱۹۰، حدیث: ۷۴۸۹)

4. رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شہرت کیلئے عمل کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کیلئے عمل کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عذاب دے گا۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، ۷/۴۴، حدیث: ۲۰۷۴۰)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر　　قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یارَبّ!
اَندھیری قبْر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر　　کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! رِیاکاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اَعمال قبول نہیں ہوتے، رِیاکاری کرنے والا جنّت سے محروم رہتا ہے، اسے بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا، رِیاکاری کے سبب نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسا مَردُود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی اَجْر و ثواب نہیں ملتا بلکہ رِیاکاری والا عمل، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔

چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مُشتمل کتاب

www.dawateislami.net

"اِحیاءُ الْعُلوم" جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "جب بندہ رِیاکاری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں سے فرماتا ہے: اِسے دیکھو یہ میرے ساتھ مَذاق کر رہا ہے۔" اسے آپ مثال سے یُوں سمجھیں کہ کوئی خادِم پورا دن بادشاہ کے دربار میں اُس کے سامنے رہتا ہے جیسا کہ خادِموں کی عادت ہوتی ہے لیکن اس ٹھہرنے میں اُس کا مقصد بادشاہ کی کسی کنیز یا غُلام کو دیکھنا ہے تو یہ بادشاہ کے ساتھ مذاق ہے کیونکہ اُس نے بادشاہ کا قُرب اُس کی خدِمت کیلئے نہیں بلکہ اُس کے غُلام کے لئے اِختیار کیا ہے، لہٰذا اس سے بڑھ کر (قابِل) حَقارت (بات) کیا ہو گی کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت ایک ایسے کمزور وناتواں بندے کو دِکھانے کیلئے کرے جو (ذاتی طور پر) اس کے کسی نَفْع ونُقصان کا مالک نہ ہو۔ (اِحیاءُ العُلوم ۳/ ۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً رِیاکاری کا مَرَض انتہائی مُہلک ہے اور اس سے بچنا بے حد ضَروری ہے، لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے اِرادے پر خُوب غور کرلینا چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ رِیاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔ آیئے "رِیاکاری" کی تعریف سُنتے ہیں تاکہ اِس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہو جائے اور اس سے بچنے میں آسانی ملے۔ چُنانچہ،

"رِیا" کی تعریف

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی 616 صفحات پر مُشتمل کتاب "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عَلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا (رِیاکاری ہے)۔ گویا عِبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اُس کی عِبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ اُن لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک آدمی سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

کتاب ”رِیاکاری“ کاتعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑانازُک مُعاملہ ہے کہ ذراسی نِیَّت بہکتی ہے اورنیک عمل کرنے والارِیاکاری کے گڑھے میں جاگرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اچھی طرح رِیاکاری کی تباہ کاریوں کی معلومات حاصل کریں تاکہ اس مُہلِک(یعنی ہلاک کرنے والے) مرض سے نجات حاصل کرنا آسان ہو جائے۔اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 165 صفحات پر مُشتمل کتاب **”رِیاکاری“** کا مُطالَعہ انتہائی مُفید ہے ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِس کتاب میں رِیاکاری کی تعریف ،اَسباب، علامات، اُس کے بھیانک نتائج اور اس مرض کے علاج وغیرہ بیان کئے گئے ہیں لہٰذا آپ سے مدنی التجاء ہے کہ خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ (Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **”نیکی کی دعوت“** حصّہ اوّل، صفحہ 73 سے رِیاکاری سے مُتَعَلِّق چند مثالیں سُنتے ہیں تاکہ پتا چلے کہ رِیاکاری ہمارے اَعمال میں کس طرح چُھپی ہوتی ہے۔ بعض اَوْقات ہماری باتوں سے رِیاکاری کا اِظہار ہو رہا ہوتا ہے لیکن نہ تو اِس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذِہن ہوتا ہے۔ لہٰذا رِیاکاری کی اِن مثالوں کو سُن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے، مگر خیال رہے کہ رِیاکاری ایک ایسا عمل ہے، جس کا سارا دارومدار نِیَّت پر ہے لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی مقامات پر نِیَّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ آیئے اپنی اصلاح کی نِیَّت سے تَوَجُّہ کے ساتھ سنئے:

رِیاکاری کی 19 مثالیں

(1) فَنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ”قاری صاحِب“ کہیں۔ (2) قاری صاحِب کا اِجتماعات میں

www.dawateislami.net

حاضِرین کی مِقْدار کے مُطابِق تجوید کے قَواعِد کی رِعایَت اور آواز کے اُتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خُوشنودی ہو۔(3)اپنے لئے عاجِزی کے اَلفاظ مَثَلًا فقیر،گُنہگار،ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یالکھنا کہ لوگ مُنْکَسِرُ الْمِزاج سمجھیں اور عاجِزی کی تعریف کریں۔(4)لوگوں سے اِس لئے پُر تَپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنْسار اور بااَخلاق کہلائے۔(5)دُعاوغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پُونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔(6)لوگوں کے دِلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جُملے کہنا: مجھے گُناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے،ہائے! اَندھیری قَبْر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حِساب کیسے دُوں گا! وغیرہ (7)لوگوں پر اپنی دُنیا سے لا تَعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شَخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں۔(8)کسی کی مُصیبت کا سُن کر ہمدردانہ جُملے کہنا کہ لوگ رَحْم دل کہیں۔(9)ہاتھ میں اِس لئے تَسْبِیح رکھنا،اور نُمایاں کرنا،یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلاہِلاکر یا اُنہیں آواز پہنچے،اِس طرح دُرُود و اَذْکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔(10)جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے،اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سُنَّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا جبکہ اکیلے میں سُنَّتوں کا اِہتِمام نہ کرنا۔(11)دعوت میں یا دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنَّت (یعنی سُنَّت کی پَیروی کرنے والا)اور قَلِیْلُ الْغِذاء(یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔(12)کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ''آپ کسی اور کو مت بتانا۔'' تاکہ سامنے والا مُتَأَثِّر ہو کہ بہت مُخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔(13)رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِس لئے اِعتِکاف کرنا کہ مُفت میں سحری اور اِفطاری کی ترکیب بن جائے۔(14)اپنے دِینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے مُعْتَرِف ہوں۔(15)اپنی فِیْ سَبِیْلِ اللہ امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتَأَثِّر ہوں،قدر

www.dawateislami.net

کی نگاہ سے دیکھیں۔ (16) خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقت اپنے دِینی مَنصَب مثلاً دِینی طالبِ علم یا حافظِ قرآن یا امام مسجِد یا مؤذِّن یا مُبلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اِظہار کرنا کہ میرے ساتھ رِعایت کی جائے یا پھر پیسے ہی نہ لئے جائیں۔ (17) کتاب یا رِسالہ لکھتے وَقت اِس نیّت سے عِبرت انگیز رِوایات و خُوب دِلچسپ حکایات اور عُمدہ عُمدہ مَدَنی پُھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔ (18) اپنے حج و عُمرے کی تعداد، تلاوتِ قرآن کی یومیہ مِقْدار، رَجَبُ المُرجَّب و شَعْبانُ المعظَّم کے مکمّل اور دیگر نفل روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اِظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احترام پیدا ہو۔ (19) دوسروں کی مَوجُودَگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گُفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں جبکہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خُوب قہقہے لگاتا اور شیر بَبّر کی طرح دَہاڑ تا یعنی چیختا ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

رِیاکاروں کے لئے جہنّمی وادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے۔ کہ "**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا رِیاکاری کہلاتا ہے**۔ گویا لوگوں پر اپنی عِبادت گُزاری کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رَقم کا لِفافہ یا کھانا یا مِٹھائی یا کسی قسم کے نَذرانے کا حُصُول مقصود ہونا، یہ سب رِیاکاری کی ہی صُورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں "حُبِّ جاہ" یعنی "شُہرت و عِزّت کی خواہش کرنا" بھی مَوجُود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بہُت بڑا سبب "حُبِّ جاہ" بھی ہے۔ اس سے بھی بچنا بہت ضَروری ہے۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ ہم خُود اپنے

www.dawateislami.net

اعمال کا مُحاسَبہ کرلیں۔ ان مثالوں کو بَیان کرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بُنیاد بنا کر کسی دوسرے کو رِیاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مطّلع نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مُسلمان پر بدگُمانی نہ کی جائے، کیونکہ بدگُمانی بذاتِ خُود حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اِسی طرح کسی کے بارے میں تَجَسُّس یعنی گُناہ کی تلاش کرنا، اس کی پردہ دَرِی یعنی عَیب کھولنا اور اُس میں رِیاکاری کی عَلامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کِیا جائے، یہ بھی حَرام ہے۔ ان مثالوں کو عَرض کرنے کا مَقصَد یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خُود ٹٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں رِیا چُھپی ہوئی تو نہیں؟ کیوں کہ رِیا چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی زِیادہ پوشیدہ طریقے سے عملِ خَیر میں داخِل ہو جاتی ہے اور اُس عمل کو تہ وبالا کر کے رکھ دیتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ "رِیا" میں جو لذّت ہے وہ نہ عُمدہ غِذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بہت بہت ضَروری ہے کہ یہ "لذّت" جہنَّم میں پہنچانے والی ہے لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شک بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنَّم روزانہ چار سو (400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے، یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی گئی ہے جو قرآنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر، ۱۲/۱۳۶، حدیث: ۱۲۸۰۳)

دولتِ اِخلاص ہم کو دیجئے کیجئے رَحمت اے نانائے حسین

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمل چھوڑنے کے بجائے علاج اختیار کیا جائے

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ رِیاکاری کیسا خطرناک عمل ہے کہ دُنیا میں ہونے والی تھوڑی سی واہ واہ، جھوٹی عزّت اور دوسروں سے چند سِکّوں کے حُصُول کے لئے اپنے اَعمال کا چرچا کرنا کل بروزِ قیامت جہنّم کی اُس ہولناک وادی میں داخلے کا سبب بن سکتا ہے جس سے خُود جہنّم بھی روزانہ چار سو(400) بار پناہ مانگتا ہے۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ لوگوں کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے عمل کِیا جائے اور اگر کوئی شخص شیطان کی باتوں اور **نَفْسِ اَمّارَہ** کی چالوں میں آکر رِیاکاری میں مبتلا ہو جائے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ رِیا سے بچنا تو بہت مُشکل ہے، میں کس طرح **نَفْسِ اَمّارَہ** کی چال کو ناکام بناؤں؟ میں کس طرح شیطان کے مَضْبُوط جال کو توڑ کر باہر آؤں؟ اور پھر بعض اَوْقات ایسے اَفْراد اِس خیال کو اپنے ذِہْن میں بٹھا لیتے ہیں کہ جب ہم رِیاکاری کے بغیر نیک اَعمال نہیں کر سکتے تو ایسے اعمال کرنے کا کیا فائدہ؟ یوں آہستہ آہستہ نیک اعمال سے دُور ہوتے جاتے ہیں اور خُوش بختی اور سَعادَت مَنْدِی سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔ ایسے اسلامی بھائیوں کی خِدْمت میں مَدَنی اِلتجاء ہے کہ اگر اپنا مُحاسَبَہ کرتے ہوئے رِیاکاری ظاہر ہو تو اُس کا علاج کریں کیونکہ کسی بھی مَرَض کو لاعِلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی کرنا عقلمندی نہیں بلکہ جو مَرَض جس شِدّت سے بڑھے، اس کے علاج میں بھی اُتنا ہی اِہتمام کرنا چاہئے۔ چونکہ رِیاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مُناسِب ہے نہ کہ اس کو لاعِلاج سمجھ کے چھوڑ دِیا جائے، یاد رکھئے! اگر مکھی ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے، ناک نہیں کاٹی جاتی۔ اس لئے رِیاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو تَرک نہ کِیا جائے بلکہ رِیاکاری سے پیچھا چُھڑانے کی کوشش کی جائے۔ چُنانچِہ،

رِیاکاری کا حکم

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان رِیاکاری کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عِبادت ناجائز نہیں ہو جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نماز پڑھی تو اُسے

www.dawateislami.net

ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے، اگر رِیاکار آخر میں رِیا سے (سچّی) توبہ کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی قضا واجِب نہیں بلکہ اُس توبہ کی بَرَکت سے گُزشتہ نامقبول رِیا کی عبادات بھی قبول ہوجائیں گی۔ مُطلقاً رِیا سے خالی ہونا بَہُت مشکِل ہے، کوئی شخص رِیا کے اَندیشے سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ رِیا سے بچنے کی دُعا کرے۔ (مِراٰۃ المناجیح، ۷/۱۲۷)

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مُذاکرہ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِیاکاری اور اس طرح کے دیگر قلبی امراض سے نجات کا ایک بہترین ذریعہ مدنی مذاکروں میں شرکت کرنا بھی ہے، جہاں وقتاً فوقتاً ہماری توجہ ان قلبی و روحانی بیماریوں کی طرف دلائی جاتی ہے اور ہمیں ان سے بچنے کے طریقے بھی بتائے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذریعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلْسلہ شُروع کیا، جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **"مدنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ کثیر اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائل و مَنَاقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ

www.dawateislami.net

رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 103 شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "**مجلس مدنی مذاکرہ**" بھی ہے جو کہ آپ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رسالے اور آڈیو(Audio) ویڈیو(Video) سی ڈیز(CDs) کی صُورت میں پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ کئی آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادَت بھی حاصل کرچکی ہے اور مزید کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

آپ سے بھی مدنی التجاہے کہ نہ صِرف خُود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شِرکت کی دعوت دیتے رہیں۔ مدنی مُذاکرے میں شِرکت کرنا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام بھی ہے۔ یادرکھئے! وَعظ و نصیحت کیلئے اِجتماعات مُنعَقِد کر کے اُن میں لوگوں کی اِصلاح کی نِیّت سے عِلم و حکمت بھرے مَدَنی پھول لُٹانا، بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کا طریقہ رہا ہے۔

منقول ہے کہ ہمارے پیرانِ پیر، پیرِ دَستگیر حضرت سَیِّدُنا شیخ مُحیُ الدّین سَیِّد عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 521ھ سے 561ھ تک چالیس (40) سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴) اورآپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مُسلموں نے اِسلام قبول کِیا اور ایک لاکھ (100000) سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق وفُجّار، فَسادی اور بد عتی لوگوں نے توبہ کی۔ (بهجة الاسرار، ص ۱۸۴)

سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فَیضانِ کرم سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ بھی مدنی مُذاکروں کے ذَرِیعے وَعظ و نصیحت کے مَدَنی پھول لُٹاتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُذاکرے نہ صِرف اَہَم معلومات حاصل کرنے کا ذَریعہ ہیں بلکہ ان کی بَرَکت سے بہت سے

www.dawateislami.net

لوگوں کی اِصلاح بھی ہوتی ہے اور کئی بدعقیدہ اور بے عمل لوگ اپنے بُرے عقائد و اعمال سے توبہ کرکے سُنّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ باعمل مُسلمان بن جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

بدعقیدہ لوگوں سے نجات مل گئی

بابُ الاسلام (سندھ، پاکستان) کے شہر شہداد پُور میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل عقائد کے مُتَعَلِّق معلومات نہ ہونے کے باعث میری زِندگی کا اِبتدائی حصّہ بدعقیدہ لوگوں کی صُحبت میں گُزرا تھا، جس کے سبب میرے عقائد بھی بگڑے ہوئے تھے۔ خُوش قسمتی سے رَمَضانُ الْمُبارَک کے مہینے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے کے سُنّتوں بھرے اجتماعی اِعتکاف میں شِرکت کی سَعادَت نصیب ہوگئی۔ اعتکاف میں ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **"مدنی مذاکروں"** نے میرے دل میں خوفِ خُدا اور عشقِ مُصْطفٰے کی شمع روشن کردی، میرے دل میں مَوْجُود تمام شکوک و شُبہات دُور ہوگئے، میں نے اپنے تمام بُرے عقائد اور بُرے دوستوں کی صُحبت سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں فیضانِ فرض عُلوم کورس کررہا ہوں اور اپنے علاقے میں حلقہ سطح پر مدنی اِنعامات کا ذِمّہ دار ہونے کی حیثیَّت سے مدنی کاموں کی ترقّی و عُروج کے لیے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مَرَض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی پہچان ہوتی ہے، اسی طرح مرضِ رِیا کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی علامات سُنتے ہیں

www.dawateislami.net

تا کہ اس مَرض کی اچھی طرح تشخیص ہو جائے اور عِلاج کرنے میں آسانی رہے۔ چُنانچہ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین (3) علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کر دے اور (3) مذمّت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔

(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر، الباب الاول فی الکبائر الباطنیة... الخ، الکبیرۃ الثانیة: الشرک الاصغر... الخ، ۸۶/۱۔ نیکی کی دعوت، ص ۸۰)

اب ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعامَلے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں کے سامنے بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کر دِیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کر دیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت ملتی ہو مگر تنہائی میں مزا بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم اپنے بارے میں سیاہ کار، گُنہگار، مُجرم، فقیر، حقیر اور عاجز و مسکین جیسے اَلفاظ لوگوں کے سامنے کہہ کر اُنہیں مُتأثِّر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتے؟ ہم کہیں مذہبی حُلیے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت یا سستے داموں میں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات ہاں میں آئیں تو فوراً سے پہلے توبہ کر لیجئے اور حُصُولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جائیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دِیا جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۸۲)

عَطا کر دے اِخلَاص کی مجھ کو نعمت — نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی

مری زِندگی بس تری بندگی میں — ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۶)

مَرضِ رِیاکاعلاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں مرضِ رِیاکی علامات محسوس کریں توبعدِ توبہ عِلاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔جب ہم اپنے باطِن کوپاکیزہ کرنے کی کوشش کریں گے تواِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہِر بھی سُتھرا ہو جائے گا۔شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافرمانِ باقرینہ ہے:''جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرمادے گا۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیرلِلسُّیُوطی ص۵۰۸،حدیث:۸۳۳۹۔نیکی کی دعوت،ص۸۳)

آیئے!رِیاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اس کے چند عِلاج سُنتے ہیں۔

﴿1﴾ دُعاکے ذَرِیعے مدد طلب کیجئے!

رِیاکاری کا سب سے پہلا عِلاج یہ ہے کہ خُدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یُوں دُعا کیجئے: یاربِّ مُصطَفٰے! مجھے رِیاکاری کی بیماری سے شِفاعطافرما، میری خالی جھولی اِخلاص کی دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے، جو مجھے دیکھتا ہے مگر خُود دِکھائی نہیں دیتا لیکن تُو اُس کو مُلاحظہ فرما رہاہے، اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دُشمن کے مکروفَریب سے بچالے، اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتاہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بہُت اچھّا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سَزا کا حقدار ٹھہروں۔ (نیکی کی دعوت،ص۸۴)

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ عاشِقِ مُصطَفٰے بنا یارَبّ
حرصِ دُنیا نکال دے دل سے بس رہوں طالبِ رِضا یارَبّ

(وسائلِ بخشش،ص۷۹،۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ رِیاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر رکھیئے

www.dawateislami.net

رِیاکاری کا دوسرا اِعلاج یہ ہے کہ ہم اِس کی آفتوں کو پیشِ نظر رکھیں کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وَقت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اُسے نَفع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے مگر جب اُسے اُس شے کے نُقصان دہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے مثلاً ایک اسلامی بھائی شہد کو اس کی لذّت اور مِٹھاس کی وَجہ سے بہُت پسند کرتا ہے لیکن اگر اُسے یہ بتادِیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں زہر مِلا ہوا ہے تو وہ اُس میں مَوجُود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز نہیں پیئے گا۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نَفس کو بڑی لذّت ملتی ہے لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہن میں رکھیں تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہو جائے گا اور ہمارا یہ ذہن بنے گا کہ لوگوں کی ایسی واہ واہ ہمارے کسی کام کی نہیں، جس کی وجہ سے ہماری محنت اور کئے کرائے پر پانی پھر جائے۔ (نیکی کی دعوت، ص۸۴ ملخصاً)

(3) رِیا کے اَسباب کا خاتِمہ کیجئے

مرضِ رِیا کا تیسرا اِعلاج اس مرض کے اَسباب کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اگر سبب مٹادِیا جائے تو بیماری بھی رُخصت ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح رِیاکاری کے بھی بُنیادی طور پر 3 اَسباب ہیں، اگر اِن تینوں سے جان چُھڑا لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ وہ 3 اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہش (۲) مَذَمَّت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حرِص۔ (نیکی کی دعوت ص۸۶)

پیچھا مِرا دُنیا کی مَحبَّت سے چُھڑا دے   یا رَبّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

www.dawateislami.net

رِیاکاری کا چوتھا عِلاج اِخلاص ہے۔ چُنانچہ سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِخْلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وُہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رِشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔ (دارقطنی ۱/۷۳، حدیث ۱۳۰۔ نیکی کی دعوت، ص۸۹)

مُخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ **مُخلص کون ہے**؟ تو اُنھوں نے اِرشاد فرمایا: مُخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے، جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ ایک اور بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ تو اُنھوں نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔

(الزواجر، الباب الاول فی کبائر الباطنیة...الخ،الکبیرة الثانیة الشرک الاصغر...الخ،خاتمة فی الاخلاص، ۱/۱۰۲۔ نیکی کی دعوت، ص۹۱)

یکساں ہو مَدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم　　کچھ خُوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۲۴۹

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ نیّت کی حِفَاظَت کیجئے

رِیاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نِیَّت کی حِفَاظَت کیجئے۔ سرورِ دوعالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیّت کرے**۔ (بخاری، کتاب بدءالوحی، باب کیف کان بدءالوحی...الخ، ۱/۵، حدیث: ۱) اس لئے عمل شُروع کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ میں جو عمل کرنے جارہا ہوں، اس کا مَقصد کیا ہے؟ اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فورًا اپنی نِیَّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہو گا، جو رِضائے الٰہی

www.dawateislami.net

کیلئے کیا جائے گا، اگر میں نے لوگوں کو دِکھانے یا سُنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قبول ہونا تو دُور کی بات ، جہنّم کے عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچِہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دکھاوے کی نِیَّت سے بچتے ہوئے، اچّھی نِیَّت کرنی ہی ہوگی۔ (نیکی کی دعوت، ص۹۲بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6) دورانِ عِبادَت شیطانی وَسوسوں سے بچئے

مَرَضِ رِیا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عِبادَت کے دوران بھی شیطانی وَسوَسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مُسلسل ہمارے دل میں وَسوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے، اِسی طرح ہر نیکی و عِبادَت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے۔ عِبادَت کے دَوران شیطانی وَسوَسوں سے چُھٹکارے کے لئے 3 چیزیں ضَروری ہیں: (۱) اُس وَسوَسے کو پہچاننا (۲) اُسے ناپسند کرنا اور (۳) اُسے قَبول کرنے سے اِنکار کرنا۔ مَثَلاً کسی نے اچّھی اچّھی نیَّتیں کرکے نَمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گُزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بہُت مُتأثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، اُس نَمازی کے لئے بہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالق عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتأثِّر کرنے کی کوشش کرنا غَضَبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مُتَرادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام بہت مُشکل سہی مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد مُشکل محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کرکے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کے فَضل و کرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہوجاتا ہے ہمارا کام کوشش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۹۴)

www.dawateislami.net

﴿7﴾ نیکیاں چُھپایئے!

مَرَضِ رِیا کا ساتواں عِلاج ''نیکیاں چُھپانا'' ہے۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ نَفْس میں اس عِبادَت کو ظاہِر کرنے کی حرِص جوش مارے اور یوں کہے کہ اگر تیرے اس عظیم عمل پر لوگوں کو اِطلاع ہو جائے تو وہ بھی عبادات میں مشغول ہو جائیں۔ تُو اپنے عمل کو چُھپانے پر کیسے راضی ہو گیا؟ اس طرح تو لوگوں کو تیرے مَقام و مرتبے کا عِلْم نہیں ہو گا، چُنانچہ وہ تیری قَدر و مَنْزِلَت کا اِنکار کریں گے اور تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے ایسے میں تُو لوگوں کا مُقْتَدا (یعنی پیشوا اور رہنما) کیسے بن سکے گا؟ نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی؟ وغیرہ۔ ایسی صُورت میں اللہ تَعالیٰ سے ثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے مُقابلے میں آخرت کی بہت بڑی ملکیت یعنی جنّت کی نعمتوں کو یاد کیجئے، جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ جو شخص اللہ تَعالیٰ کی عبادت کے ذَریعے اس کے بندوں سے اَجْر کا طالب ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے عمل کو ظاہِر کرنے کی صُورت میں وہ لوگوں کے نزدیک تو محبوب ہو جائے لیکن اللہ تَعالیٰ کے نزدیک اُس کا مَقام گِر جائے! پھر نَفْس کو اس طرح بھی سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجز ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحَیات کے مالک ہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص۹۶) جب اس طرح کی مَدَنی سوچ اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرض سے چُھٹکارا پانے میں آسانی ہو گی۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خُدا ہم کو پوشیدہ عِبادت کی تُو لذّت دے خُدا

﴿8﴾ مدنی ماحول اپنائیں!

مرضِ رِیاکاری کا آٹھواں علاج یہ ہے کہ ایسی اچھی صحبت اختیار کی جائے جس کی وجہ سے عُمدہ

www.dawateislami.net

اخلاق مُیسر آئیں، اچھی صحبت کو پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غوروفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور نعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادی بن جائے گی، غُصے کی عادت رخصت ہو جائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابروشاکر رہنا نصیب ہوگا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اوراِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھُوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دم سدا مدنی ماحول
یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
تُو آ بے نمازی ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول

www.dawateislami.net

گر آئے شرابی مِٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مدنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں تُو آ جا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے رِیاکاری کے بارے میں سُنا کہ

- جو خُوش نصیب لوگ اپنے عمل میں رِیاکاری کرنے سے بچتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددِیانتی نہیں کرتے وہ تو کل بروزِ قیامت نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں مگر بدقسمتی سے جو بدنصیب لوگ رِیاکاری کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددِیانتی کرتے ہیں۔ ایسے رِیاکاروں کے اعمال برباد ہوجائیں۔
- اُنہیں رِیاکاری کے طور پر کئے گئے نیک اعمال کا اجر وثواب نہیں دِیا جائے۔
- اُنہیں بدکار، دھوکے باز، کافر اور خسارہ پانے والا کہہ کر پکارا جائے گا ❀ اُن سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کا بدلہ انہی سے مانگو جن کے لئے عمل کِیا کرتے تھے۔
- احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں رِیاکاروں کی مزید بدنصیبیاں یہ بھی بیان کی گئی ہیں کہ ❀ جنت تو جنت، پانچ سو (500) برس کی مُسافت سے سُونگھی جانے والی جنت کی خُوشبو بھی اُنہیں نصیب نہ ہوگی ❀ بلکہ اُنہیں عذابِ الٰہی میں گرفتار کردِیا جائے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے اُنہیں رِیاکاری کی دیمک سے بچائیں ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اُخروی نجات کے لئے اپنے جن نیک اعمال سے اُمید لگائے بیٹھے ہوں وہ رِیاکاری کی وجہ سے برباد ہوجائیں اور ہم قیامت کے دن بالکل خالی ہاتھ رہ جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رِیاکاری سے بچائے اور اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ

www.dawateislami.net

النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ص۵۵حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

جُوتے پہننے کے مَدَنی پھول

❀ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، کتاب اللباس، باب استحباب لبس النعال...الخ، ص ۱۱۶۱ حدیث: ۲۰۹۶) ❀ جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ ❀ مرد مردانہ اور عورت زنانہ جُوتا استعمال کرے۔ ❀ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (یعنی طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۳/۴۲۲) ❀ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ ❀ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لٰہذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

www.dawateislami.net

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۷۲

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُود پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیۡ عِلۡمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلۡكِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[5]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

---

[2] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[4] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[5] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[6]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔) **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[8]

---

6 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

7 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

8 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net